السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

صدقۂ فطر کیوں ادا کیا جاتا ہے، اس کی کتنی مقدار ہے، کیا اس کی قیمت دینا بھی جائز ہے؟ کتاب وسنت سے جواب دیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صدقہ فطر ادا کرنے میں شریعت نے یہ حکمت رکھی ہے کہ اس کی ادائیگی سے غریب لوگوں کے کھانے کا بندوبست ہو جاتا ہے اور دوسرا فائدہ یہ ہے کہ روزہ کے دوران جو لغویات یا بے ہودہ اقوال وافعال سرزد ہو جاتے ہیں، ان کا کفارہ بن جاتا ہے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقۂ فطر فرض قرار دیا ہے، اس سے روزہ داران لغویات اور بے حیائی پر مبنی اقوال وافعال کے گناہ سے پاک ہو جاتا ہے جو اس سے دوران روزہ سرزد ہوتے ہیں اور مساکین کے لیے کھانے کا بندوبست بھی ہو جاتا ہے۔[1]

اس کی مقدار ایک صاع ہے جو اشیاء خوردنی سے ادا کی جائے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فطرانہ غلام پر بھی، آزاد پر بھی، مرد پر بھی عورت پر بھی، الغرض آپ نے مسلمانوں میں سے ہر چھوٹے بڑے پر اس کو فرض قرار دیا ہے۔[2]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اس کی قیمت ادا کرنا ثابت نہیں ہے۔ اگر کوئی آدمی روزانہ بازار سے غلہ خرید کر اپنی خوراک کا بندوبست کرتا ہے تو ایسا شخص اس کی قیمت ادا کر سکتا ہے۔ صاع کی مقدار موجودہ وزن کے لحاظ سے دو کلو سو گرام ہے۔ ویسے بہتر ہے کہ صدقۂ فطر پیمانہ سے ادا کیا جائے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح سند کے ساتھ مروی ہے صاع اور مد کے پیمانے سعودیہ سے مل جاتے ہیں انہیں حاصل کرنے کی کوشش کی جائے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] ابوداود، الصوم: ۱۶۰۹۔

[2] صحیح بخاری، حدیث نمبر: ۱۵۰۳۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:3، صفحہ نمبر:197

محدث فتویٰ